السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

صوبہ بلوچستان سے عبدالرحمن کھوسہ لکھتے ہیں کہ : (1) دست شناسی کے متعلق شرعی کا حکم کیا ہے ۔

کیا ٹوٹے ہوئے برتن کو چاندی کی تار سے جوڑا جاسکتا ہے ۔

بوقت ضرورت غیر مسلم کے برتن استعمال کرنا شرعاً کیا حیثیت رکھتا ہے ۔ (3)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کپڑا یا ہاتھ دیکھ کر یا زائچہ بنا کر یا مریض سے اس کا اور اس کی والدہ کا نام پوچھ کر یا کتاب کھول کر غیب کی خبریں دینے والے کو عربی زبان میں عراف یا کاہن کہتے ہیں ان کے پاس جا کر ان سے معلومات لینا اور ان کی تصدیق کرنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی سے منع فرمایا ہے چنانچہ حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی غیب کی خبریں بتانے والے کے پاس گیا اور اس سے کچھ پوچھا تو اس کی چالیس راتوں کی نمازیں قبول نہیں ہوگی ۔ (صحیح مسلم : کتاب الصوم)

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی شناعت بایں الفاظ بیان کی ہے : "کہ جو شخص کسی کاہن کے پاس گیا اور اس کی بات کو سچ سمجھا تو اس نے گویا ان تعلمات کا انکار کردیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئیں بعض روایات میں ہے کہ وہ تعلمات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیزار ہوگیا ۔ (مسند امام احمد رحمة اللہ علیہ : 2/408)

غیب کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اور جو شخص اس قسم کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ جھوٹا ہے ایک مسلمان کو ان کے پاس جا کر اپنے ایمان واخلاق اور غیرت وعزت کو نیلام نہیں کرنا چاہیے ۔

ب) سونے اور چاندی کے برتنوں میں خورد ونوش کی شرعاً ممانعت ہے کیوں کہ ان کے استعمال میں تکبیر کا عمل دخل ہوتا ہے یہ کبر ونخوت خالق کائنات کو پسند نہیں ہے اس لیے ان کا استعمال ناجائز قرار دیا گیا ہے البتہ شکستہ برتن کو چاندی کے تار سے پیوستہ کرکے استعمال کرنے کی شرعاً اجازت ہے کیوں کہ اس میں کبر وغرور کو عمل دخل نہیں ہے حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مضار نامی لکڑی کا پیالہ ٹوٹ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ٹوٹی جگہ پر چاندی کا تار لگوادیا تھا ۔ (صحیح بخاری : کتاب الاشربہ احادیث نمبر 5638)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضرورت کے پیش نظر ٹوٹے برتن کو چاندی کی تار سے جوڑا جاسکتا ہے ۔

ج) غیر مسلم یہود ونصاری اکثر اوقات اپنے برتنوں میں خنزیر کا گوشت پکاتے ہیں اور ان میں شراب بھی پیتے ہیں جیسا کہ مسند امام احمد وغیرہ میں اس کی وضاحت ہے اس بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بعض صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو ان کے برتن استعمال کرنے میں تردد پیدا ہوا تو انہوں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے برتنوں نہ کھاؤ ہاں اگر ان کے علاوہ کوئی برتن ملے تو پھر انہیں دھو کر استعمال میں لایا جاسکتا ہے ۔ (صحیح بخاری : کتاب الذبح حدیث نمبر 5496)

اس سے معلوم ہوا کہ غیر مسلم کے برتنوں میں خورد ونوش سے اجتناب کرنا چاہیے تاوقتیکہ ان کے استعمال کرنے میں اضطراری حالت پیش نہ آئے مجبوری کے وقت ان کے دھونے پر اعتماد کیا جائے بلکہ خود انہیں دھو کر استعمال کیا جائے ۔ (واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:447